42521 ـ غير شرعی قوانین نافذ کرنے والی حکومت میں وکالت کا پیشہ اختیار کرنے کا حکم

سوال

کیا میرے لیے ایسے ملك میں وکالت کا پیشہ اختیار کرنا جائز ہے جہاں غیر اسلامی قوانین نافذ ہوں؟
اور کیا میری آمدن حلال ہو گی یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وضعی قوانین نافذ کرنے والے ملك میں کسی بھی مقدمہ میں دوسرے شخص کی جانب سے وکالت کرنے والے شخص کو شریعت اسلامیہ کے بخلاف عرف عام میں وکیل کا نام دیا جاتا ہے، تو ہر وہ معاملہ جس میں جان بوجھ کر باطل کا دفاع کیا جائے اور اس کے دفاع میں وضعی قوانین کو دلیل بنایا جائے تو اسے حلال سمجھنے کی صورت میں وہ شخص کافر ہو گا، یا پھر وہ باطل کار اور بے پرواہ ہے جسے لوگوں کے بنائے ہوئے وضعی قوانین کا کتاب و سنت کے مخالف ہونے کی پرواہ تك نہیں، اور اس پر لی جانے والی اجرت حرام ہو گی.

اور ہر وہ معاملہ جس میں باطل کا علم رکھنے اور حرمت کا اعتقاد رکھنے کے باوجود اس کا دفاع کرے، لیکن اسے اس کا پر طمع اور لالچ نے ابھارا کہ وہ اس سے اجرت حاصل کرے تو وہ شخص گنہگار ہے، اور بہت بڑے اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرے گا، اور اس پر حاصل كي جانے والی اجرت بھی حرام ہو گی.

لیکن اگر اس نے اپنے موکل کا کسی معاملہ میں یہ اعتقاد رکھتے ہوئے دفاع کیا کہ وہ شرعی طور پر حقدار ہے، اور اس میں اس نے اپنی معلومات کے مطابق شرعی دلائل کے ساتھ کوشش اور جدوجھد بھی کی، تو اسے اس کام پر اجرو ثواب حاصل ہوگا، اور وہ اپنی غلطیوں میں معذور شمار ہو گا، اور اس کے دفاع پر اجرو ثواب کا مستحق ٹھرے گا.

اور وہ شخص جس نے اپنے کسی بھائی کے حق کا واقعتا دفاع کیا اور اس کا اعتقاد بھی ہو کہ یہ حق اور صحیح ہے تو اسے اس کا ثواب حاصل ہو گا، اور وہ اپنے موکل کی جانب سے طے کردہ اجرت کا بھی مستحق ہے. اھ .